Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِذَا اَفْضَلَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

رجسٹرڈ نمبر L ۲۵۳

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد | ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ ۔ ۲۲ صلح ۱۳۶۰ ہش ۔ ۲۲ جنوری ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۷

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۱۸ صلح / جنوری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ کو ابھی ضعف کی تکلیف ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور ہر گام پر آپ کا حامی و ناصر ہو آمین۔

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

نمایاں کامیابی

بفضلہ تعالیٰ عزیزہ عائشہ حسن بخت برادرم مکرم میجر جنرل ڈاکٹر محمود الحق صاحب (راولپنڈی) متعلمہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج (لاہور) پنجاب یونیورسٹی کے سیکنڈ پروفیشنل (ڈھرڈ ایئر میڈیکل) امتحان میں ۴۲۵ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی بھر میں دوم آئی ہیں۔ الحمد للہ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ بیش از بیش دینی و دنیوی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا دے آمین

اخوند فیاض احمد۔ لاہور چھاؤنی

درخواستِ دعا

مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب انچارج احمدیہ کلینک کار ڈیجیا جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد تکبیر واپس آنے کے لئے لاہور میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ جنوری کی درمیانی راتوں کا شدید سرد موسم اور بغرض علاج آپ کو ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ گو اب حالت پہلے سے بہتر ہے تاہم آپ ہنوز ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

زمیندار جماعتیں لازمی چندہ جات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

۔ ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا اعلیٰ مقام اور مرتبہ ہے

جو

آپ ہی کی ذات کامل الصفات پر ختم ہو گیا

اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں چہ جائیکہ وہ کسی اور کو حاصل ہو سکے

۱۔ "سبحان اللہ اس سرورِ کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قرب ہے، کہ اس کا محب خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بن جاتا ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۲۔ "حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گزرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے آئے ہیں۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۲ حاشیہ)

۳۔ "جناب سیدنا و مولانا سید الکل و افضل الرسل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے .... ایک اعلیٰ مقام اور برتر مرتبہ ہے جو اسی ذات کامل الصفات پر ختم ہو گیا ہے جس کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں۔ چہ جائیکہ وہ کسی اور کو حاصل ہو سکے۔" (توضیح مرام صفحہ ۲۲)

۴۔ "باعتبار رفع کے اقرب الی اللہ مقام ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔" (ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۹۴۷)

۵۔ "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب ہم دیکھتے ہیں تو آپ کے قرب کا مقام وہ نظر آتا ہے۔ جو کسی دوسرے کو کبھی نصیب نہیں ہوا۔ وہ عطایا اور نعماء جو آپ کو دیئے گئے ہیں سب سے بڑھ کر ہیں اور جو اسرار آپ پر ظاہر ہوئے اور کوئی اس حد تک پہنچا ہی نہیں۔" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۰ بابت ۱۱ تا ۱۵ اگست ۱۹۸۰ء (قسط چہارم)

حالیہ سفر یورپ کے دوران قیام انگلستان کا پہلا مرحلہ

لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

پرہجوم پریس کانفرنس کی خبروں کی دنیا بھر کے اخبارات میں وسیع پیمانہ پر اشاعت

۱۵ اگست کے خطبۂ جمعہ میں غلبہ اسلام کے مقصد میں کامیابی کی غرض سے ایک عظیم تعلیمی منصوبہ کی وضاحت

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

آئرش زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ

پریس کانفرنس میں صحافیوں نے اقتصادی مسائل کے حل۔ عورتوں کے حقوق۔ اسلام کی بالجبر اشاعت کے متعلق پادریوں کے اعتراضات وغیرہ کے بارہ میں بھی متعدد سوالات کئے جن کے حضور نے بہت مدلل اور برجستہ جواب دیکر ان سب امور کے بارہ میں اسلامی تعلیم کو بڑی وضاحت سے پیش کیا۔ اسلامی تعلیم کے محاسن اور فضائل سے متاثر ہو کر آئرلینڈ کے ایک صحافی نے دریافت کیا کہ کیا آپ آئرلینڈ میں بھی تبلیغی مشن کھولیں گے اور قرآن مجید کا آئرش زبان میں ترجمہ شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ مغرب و مشرق کے بیشتر ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں۔ اور قرآن مجید کا ترجمہ بھی متعدد زبانوں میں شائع ہو چکا ہے۔ جن ممالک میں مشن نہیں ہیں ان میں بھی ہم رفتہ رفتہ اپنے مشن کھول رہے ہیں اور ہماری کوشش یہ ہے کہ دنیا کی ہر زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا جائے۔ بہرحال ہماری کوششیں جاری ہیں اور ہم جلد یا بدیر اس میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ویسے یہ افسوس ہے کہ ہم ابھی تک آئرش زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ نہیں کر سکے ہیں۔

آئرلینڈ کے مسئلہ کے حل کے متعلق سوال کے بارہ میں فرمایا آئرلینڈ کی قسمت کا فیصلہ صرف وہاں کے لوگوں کو کرنا چاہیئے اور انہیں ان کا یہ حق ملنا چاہیئے۔

نیز فرمایا ڈی ویلیرا ایک عظیم اور بہادر لیڈر تھے لیکن دوسرے بڑے لوگوں کی طرح ان سے بھی بعض غلطیاں ہوئیں۔ البتہ وہ اس بات کے قائل تھے کہ امن کی بنیاد عدل پر ہونی چاہیئے۔ اور یہی اسلام کا بھی پیغام ہے۔

ٹیلیویژن کارپوریشنوں کے نمائندوں سے علیحدہ ملاقات

اس پرہجوم اور طویل پریس کانفرنس کے اختتام پر ایل بی سی اور بی بی سی کے نمائندوں نے حضور سے علیحدہ ملاقات کر کے بعض سوالات کے جواب خود حضور ہی کی آواز میں ریکارڈ کئے۔ ایل بی سی نے حضور کے اس انٹرویو کو اسی شام ٹیلی کاسٹ کیا۔

اخباروں میں وسیع پیمانہ پر اشاعت

اخبار نویس حضور ایدہ اللہ کے نہایت مدلل اور برجستہ جوابات سے از حد متاثر ہوئے۔ جب "دی مسلم ہیرلڈ" لندن کے نمائندہ نے بعض صحافیوں سے پریس کانفرنس کے متعلق ان کا تاثر دریافت کیا تو انہوں نے بلا تامل کہا کہ:۔

"حضرت امام جماعت احمدیہ نے اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کر کے اسلام اور مسلمانوں کی ایک عظیم خدمت انجام دی ہے۔"

پھر دنیا بھر میں اخبارات نے اس پریس کانفرنس کی خبر کو بہت نمایاں طور پر شائع کیا۔ انگلستان کے "گارڈین"، "برمنگھم پوسٹ"، "سنڈے ورلڈ"، "سنڈے پوسٹ"، "چرچ ٹائمز"، روزنامہ جنگ جنیوا کے فرانسیسی اخبار "ٹریبیون"، کویت کے "عرب ٹائمز" اور انڈونیشیا کے اخبارات میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے بڑے بڑے فوٹوؤں کیساتھ پریس کانفرنس کی تفصیلی خبریں شائع ہوئیں۔ یہ تو وہ اخبارات ہیں جن کے تراشے لندن مشن کو موصول ہوئے۔ ان کے علاوہ بھی نیوز ایجنسیوں کی وساطت سے دنیا کے بعض دیگر ممالک میں خبریں شائع ہونے کی اطلاعات ملیں لیکن وہاں کے اخبارات کے تراشے موصول نہ ہو سکے۔ سب سے زیادہ نمایاں اور تفصیلی خبر لندن کے بااثر اخبار روزنامہ "گارڈین" نے شائع کی۔ اس نے اپنے ۱۵ اگست ۱۹۸۰ء کے شمارہ میں "ہوم نیوز" کے صفحہ کے بالائی حصہ میں اسے سب سے اہم خبر کے طور پر پانچ کالمی عنوان کے تحت شائع کیا اور ساتھ ہی تین کالموں میں پھیلی ہوئی حضور ایدہ اللہ کی سات انچ لمبی اور پانچ انچ چوڑی بڑے سائز کی نہایت پرکشش تصویر بھی شائع کی جس میں حضور نے قرآن مجید ہاتھ میں اٹھایا ہوا ہے اور حضور اسے اخبار نویسوں کو دکھا کر فرما رہے ہیں کہ اصل اسلام وہ ہے جو اس آسمانی صحیفہ میں محفوظ ہے۔ تصویر کے نیچے اخبار نے حضور ایدہ اللہ کا اسم گرامی لکھنے کے علاوہ حضور کا بیان فرمودہ یہ عملی اصل الاصول بھی درج کیا کہ:۔

"LOVE FOR ALL, HATRED FOR NONE"

(یعنی محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں)

خبر اتنی نمایاں اور تصویر اتنی دلکش اور جاذب توجہ تھی کہ کوئی شخص بھی اسے پڑھے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ الغرض بفضل اللہ تعالیٰ اسلامی تعلیم کی تبلیغ و اشاعت کے نقطۂ نگاہ سے اس دور کی یہ نہایت ہی اہم پریس کانفرنس ہر لحاظ سے بہت کامیاب ثابت ہوئی اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ بہت دور رس نتائج پر منتج ہوگی۔

دینی نقطۂ نظر سے علوم جدیدہ میں حصول کمال کی بنیادی اہمیت

قیام انگلستان کے پہلے مرحلہ (۷ اگست تا ۱۶ اگست) کے دوران ۱۵ اگست ۱۹۸۰ء کو حضور نے مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی نماز سے قبل حضور نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے غلبہ اسلام کے مقصد میں کامیابی کی غرض سے علوم جدیدہ میں کمال حاصل کرنے اور اس میں دوسروں پر سبقت لے جانے کی اہمیت پر بہت دلنشین انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور کے خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں سطور ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ البقرہ کی درج ذیل آیت تلاوت کی:۔

لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝

(البقرہ آیت ۲۵۶)

ترجمہ:۔ وہ اس کی مرضی کے سوا اس کے علم کے کسی حصہ کو بھی پا نہیں سکتے۔ اس کا علم آسمانوں پر بھی اور زمین پر بھی حاوی ہے اور ان کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بلند شان والا اور عظمت والا ہے۔

تحصیل علم سے متعلق تین بنیادی باتیں

اس کے بعد فرمایا۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ ہر چیز ہر وقت اس کی نگاہ میں ہے پھر ہر چیز سے ہر آن اس کا ذاتی تعلق ہے۔ اسی نے انسان کو علم کے حصول کی طاقتیں بخشی ہیں اور تسخیر عالم کی قوتیں اسے عطا کی ہیں۔ لیکن انسان اپنی حصول علم کی کاوش میں اتنا ہی بڑھ سکتا ہے جتنا خدا چاہے اس سے آگے وہ جا ہی نہیں سکتا۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کے علم کی غیر محدود وسعت اور اس کی غیر محدود قدرت اور دوسری طرف انسان کو حصول علم کی عطا ہونیوالی محدود استعداد سے تین باتیں مستنبط ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ ہمیں خداداد استعداد کو کام میں لا کر حصول علم کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ اور اسکی مدد کے بغیر ہم پر تحقیق کی راہیں نہیں کھل سکتیں۔ اور تیسرے یہ کہ ہمیں حصول علم کی جدوجہد کے دوران دعا کے ذریعہ اس کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہیئے تا وہ رجوع برحمت ہو اور ہم پر حصول علم کی راہیں وا کرے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ارشاد

حصول علم کی یہ بنیاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی ہمارے ذہن نشین کرائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور روح القدس سے مدد دئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو، ماریں کھاؤ اور صبر کرو اور خنی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جائے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۷ طبع اول)

آپ کا یہ ارشاد کہ "فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے" حصول علم کے تعلق میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ خدا تعالیٰ اس وقت ہی تعلیم دینے کے لئے فرشتوں کو مقرر کریگا جب ہم علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ عملی ترقی کیلئے اس کے حضور دعائیں کریں گے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزیرہ ولوالیو فجی میں پندرہ روزہ تعلیم القرآن کلاس

(مرتبہ حافظ عبدالحفیظ صاحب شاہد مبلغ جزائر فجی)

جزیرہ ولوالیو میں جو جزائر فجی کا دوسرا بڑا جزیرہ ہے تین چھوٹی چھوٹی جماعتیں قائم ہیں ہر ایک جماعت دس پندرہ خاندانوں پر مشتمل ہے

تعلیم القرآن

اور تربیت کی غرض سے محترم مولوی سجاد احمد صاحب خالد امیر و مشنری انچارج فجی کی اجازت کے بعد تعلیمی و تربیتی کلاس کا پروگرام مرتب کیا گیا۔

یہ کلاس یکم دسمبر سے شروع ہو کر پندرہ دسمبر ۸۱ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے نتیجہ میں بحسن طریق جاری رہنے کے بعد کامیابی سے ہمکنار ہوئی الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

کلاس کے متعلق اجلاس

ایک شادی کے موقعہ پر جب کہ تینوں جماعتوں کے سرکردہ افراد جمع تھے خاکسار نے ایک میٹنگ بلائی اور کلاس کی اہمیت اور پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے دوستوں سے رائے لی اور اس سلسلہ میں ان سے تعاون کی درخواست کی۔ احباب جماعت نے پروگرام کو پسند کیا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

تعارف پروگرام اور وسعت

پروگرام نماز تہجد سے شروع ہو کر رات آٹھ بجے بعد نماز عشاء ختم ہوتا رہا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم۔ اجتماعی ورزش کے ساتھ وقفہ برائے ناشتہ و غسل ہوتا۔ ساڑھے چھ بجے کلاس پروگرام دوبارہ تدریس قرآن کریم سے شروع ہوتا۔ اختلافی مسائل سکھانے اور آیات یاد کروانے کے بعد نماز اور دعاؤں کے یاد کرانے کے ساتھ ساتھ عام دینی معلومات کیلئے وقت مقرر تھا۔ تقریر کا ملکہ پیدا کرنے کی غرض سے خدام و اطفال تقاریر کرتے۔ اور نماز ظہر و کھانا کیلئے وقفہ ہوتا۔

بعد نماز ظہر تدریس قرآن کریم اور اردو سکھانے کا وقت رکھا گیا تھا تاکہ بچوں کو اردو سکھایا جائے۔ اور وہ خود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب پڑھ کر آسمانی انوار کو حاصل کر سکیں۔ خدام و اطفال قرآن کریم کا ترجمہ سیکھتے اس کے بعد نماز عصر کے لیے وقفہ ہو جاتا۔ بعد نماز عصر درس ملفوظات اور ایک احمدی دوست کا لیکچر ہوتا۔ اس کے ساتھ کھیل کے لئے خدام و اطفال کھیل کے میدان میں چلے جاتے۔ بعد نماز عشاء درس حدیث ہوتا۔ اس کے بعد خدام و اطفال سو جاتے۔

پروگرام کو ایسے رنگ میں ترتیب دینے کی کوشش کی گئی۔ جس میں تینوں جماعتوں کے زیادہ سے زیادہ مرد و زن اور چھوٹے اور بڑے حصہ لے سکیں۔ پروگرام کو تین حصوں میں تین جماعتوں کے پیش نظر تقسیم کر دیا گیا پانچ پانچ روز کا پروگرام ہر جماعت میں رکھا گیا۔ لیکن اس میں خصوصیت یہ تھی کہ جہاں بھی کلاس کا انعقاد ہو۔ اطفال و خدام کلاس میں شامل رہیں گے۔ یعنی لمباسہ اور دلودا جماعت کے خدام و اطفال نفروانگا میں منعقدہ کلاس میں شامل ہوں۔ اسی طرح نفروانگا جماعت کے خدام و اطفال ان میں شرکت کرنے کی غرض سے باقی خدام و اطفال کے ساتھ دلودا اور لمباسہ میں شریک رہیں گے۔

اس طرح یہ کلاس خدام و اطفال کیلئے پندرہ روزہ تربیتی کلاس تھی جبکہ باقی افراد جماعت کیلئے پانچ روزہ تھی۔ اس میں حکمت یہ پوشیدہ تھی۔ کہ اس طریق سے جہاں بھی کلاس ہوگی۔ وہاں کے انصار۔ ناصرات اور لجنات بھی شامل ہو کر فائدہ اٹھا سکیں گی۔ اور ناصرات کی تربیت کے سامان بھی پیدا کیے جا سکیں گے۔ جو کہ انتہائی ضروری ہے۔

درخواست دعا اور مزید کوشش

حضرت اقدس کی خدمت میں کلاس کی کامیابی کیلئے دعائیہ خط لکھا۔ پروگرام شائع کر کے تینوں جماعتوں کے افراد تک پہنچایا اور دورہ کر کے دوستوں کو کلاس میں شامل ہونے اور پروگرام کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں تعاون کی اپیل کی۔

کلاس کیلئے روانگی اور افتتاح

۳۰ نبوت (نومبر) کو خاکسار لمباسہ جماعت کے خدام و اطفال کے ہمراہ دعاؤں کے ساتھ نفروانگا کیلئے رخصت ہوا۔ راستہ میں دلودا جماعت کے خدام و اطفال شامل ہو گئے۔ شام کو نفروانگا پہنچے۔ رات کو جلدی سو گئے تاکہ صبح جلدی اٹھ کر کام شروع کیا جا سکے۔ صبح نماز تہجد سے کلاس کا آغاز ہوا۔ جس میں تمام خدام و اطفال شامل ہوئے۔

سمات بجے نفروانگا کے خدام و اطفال بھی شامل ہو گئے۔ اور محترم شہرت علی صاحب صدر جماعت احمدیہ نفروانگا نے آٹھ بجے باقاعدہ کلاس کا افتتاح کیا۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں بچوں کو نصائح کیں اور تلقین کی کہ وقت کی اہمیت کو پہچانیں اور اس کی قدر کریں۔ پورے ذوق و شوق کے ساتھ تعلیم حاصل کریں اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے اور قرآنی انوار سے متمتع فرمائے۔ آمین

بعد میں دعا ہوئی اور پڑھائی کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا۔

تدریس قرآن کریم

قرآن کریم کی تعلیم کی طرف سب سے زیادہ توجہ دی گئی اور زیادہ سے زیادہ وقت قرآن کریم پڑھانے پر صرف کیا جاتا اگر کسی مضمون سے وقت بچایا جا سکتا تھا تو بچا کردہ وقت قرآن کریم کے وقت میں جمع کر دیا جاتا۔ اور روزانہ قریباً چار گھنٹے قرآن کریم پر صرف کیے جاتے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور حضور کی دعاؤں کے طفیل اس سلسلہ میں نمایاں کامیابی ہوئی دو بچوں اور ایک بچی نے قرآن کریم ختم کیا۔ اور ایک درجن بچوں نے قاعدہ یسرنا القرآن ختم کر کے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا

الحمدللہ

تربیتی امور

نماز تہجد اور دیگر نمازوں کا باجماعت وقت پر اہتمام کیا گیا۔ خدام و اطفال کے اندر نظام پیدا کرنے اور اسکی اہمیت سے واقف کرانے کی غرض سے جہاں نمازوں کا وقت پر اہتمام کیا جاتا وہاں بعد نماز فجر روزانہ باقاعدگی کے ساتھ ورزش کرائی جاتی۔

اس طرح بچوں کے اندر نظام کے تحت کام کرنے کی عادت پیدا کی گئی۔ درس قرآن کریم ملفوظات اور درس حدیث میں بھی ان امور کو مدنظر رکھا گیا۔ جسمانی نظام اور مادی دنیا کے نظام کو پیش کر کے روحانی نظام کی طرف توجہ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور روحانی نظام کا نقطہ مرکزیہ یعنی نظام خلافت کی طرف توجہ دلائی گئی اور اس سے مضبوط تعلق قائم کرنے اور اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھنے اور اسکی برکات سے مستفید ہونے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کا شکر ادا کرنے اور اس کی پوری طرح قدر کرنے اور احسن رنگ میں اطاعت کرنے کا سبق دیا گیا۔ اسی طرح آپس میں پیار و محبت پیدا کرنے اور پیار و محبت سے رہنے کی تلقین کی گئی۔ انسانیت کا بلند مقام واضح کیا اور اس کے متعلق اسلام کی حسین تعلیم کو پیش کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ملفوظات کے ذریعہ اس موضوع کو واضح کیا۔

اختلافی مسائل اور علم البیان

خدام و اطفال کو اختلافی مسائل از روئے قرآن کریم سکھائے جاتے۔ متعلقہ آیات زبانی یاد کروائی جاتیں۔ جب بچے حوالہ یاد کر لیتے اور اپنی اپنی کاپیوں پر نوٹس لکھ لیتے تو پھر ان کو بیان کا موقعہ دیا جاتا۔ جہاں بچے غلطی کرتے یا بیان نہ کر سکتے وہاں دوبارہ انہیں سمجھایا جاتا۔ اور بات کرنے کا طریق بتایا جاتا۔ پھر جو بات وہ سمجھ جاتے ان سے بیان کروانے کی کوشش کی جاتی۔

اس کے علاوہ بات چیت کرنے اور اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کی غرض سے بچوں سے تقاریر کروائی جاتیں۔ اس بات کی اجازت ہوتی کہ جو چاہو بیان کرو جس موضوع پر چاہو تقریر کرو تاکہ بات کرنے اور تقریر کرنے کا ملکہ پیدا ہو۔ اور اس سلسلہ میں حجاب کو ختم کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے اس کے بڑے اچھے نتائج پیدا ہوئے۔ بعض چھوٹے بچے بڑی اچھی طرح بولنے لگ گئے

الحمدللہ

تعلیم الادعیہ و اردو ترجمہ قرآن کریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو خدام و اطفال قرآن کریم ناظرہ جانتے تھے ان کو باترجمہ قرآن کریم سکھانے کی طرف توجہ دی گئی۔ قریباً دو رکوع کا ترجمہ لفظاً لفظاً سکھایا گیا۔ ابھی ابتدا کی گئی ہے آئندہ اس کی طرف زیادہ توجہ دی جائے گی انشاء اللہ۔

جو بچے نماز نہیں جانتے تھے۔ جن کی تعداد بہت تھوڑی تھی انہیں نماز زبانی یاد کروائی جاتی رہی اور جو جانتے تھے انہیں مزید دعائیں مثلاً دعائے قنوت، دعائے نماز جنازہ یاد کروائی گئیں اور ساتھ عملاً پڑھنے کا طریق سکھایا گیا۔ دعائیں یاد کروانے کے بعد بچوں کو آخری چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور روزانہ ایک ایک سورت یاد کروائی گئی۔ تین چار بچوں نے کافی سورتیں زبانی یاد کر لی ہیں الحمد للہ

ہماری جماعت کے دوست اردو اور ہندی بولتے اور سمجھتے ہیں اس لیے بچوں کو اردو پڑھایا گیا تاکہ اردو پڑھ جان لیں تو پھر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب پڑھ کر روحانی انوار کو جذب کر سکیں گے۔ اور آسمانی نور حاصل کر سکیں گے۔ اسکے پیش نظر لڑکوں کو اردو پڑھانے کی طرف توجہ رہی چار پانچ بچے قاعدہ پڑھنے کے بعد اسلام کی پہلی کتاب باسانی پڑھنے لگے۔ باقی لڑکوں کو قاعدہ پڑھایا جاتا رہا۔ اس میں بھی کافی ترقی ہوئی۔ الحمد للہ

کھیل سیر و سیاحت و تبلیغ

لڑکوں کی صحت بحال رکھنے اور دلچسپی پیدا کرنے کی غرض سے کھیل کیلئے وقت رکھا گیا تھا۔ اس وقت میں لڑکے عام طور پر فٹ بال کھیلتے رہے۔ میرو ڈوبہ اور کلائی پکڑنے کی مشق بھی کروائی گئی تاکہ نئی نئی کھیل کے ذریعہ لڑکوں میں مزید دلچسپی بڑھے اور اخراجات بھی کم آئیں

خدام اور اطفال کی اکتاہٹ دور کرنے اور ذہنی دباؤ کم کرنے کی غرض سے سیر و سیاحت کا پروگرام بھی رکھا گیا۔ چنانچہ دو مرتبہ بعد دوپہر لڑکوں کو سیر کی غرض سے کلاؤ دلے جایا گیا۔ وہاں پھلوں کے ذریعہ ریفریشمنٹ کروائی گئی ایک مرتبہ سمندر کی سیر کروائی گئی اور دوسری مرتبہ شوگر مل کے حصہ کی سیر کروائی گئی۔ شوگر سمندر میں جہاز تک پہنچانے کے الیکٹرک طریق کار سے واقف کروایا گیا۔ راستہ میں پھلوں کی ریفریشمنٹ بھی دی گئی اسی طرح اسی روز تبلیغ کا پروگرام بھی بنایا گیا چنانچہ سات لڑکوں نے خاکسار کی سرکردگی میں لمباسہ ٹاؤن میں لٹریچر تقسیم کیا اور اڑھائی صد سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچانے کی سعادت حاصل کی

الحمد للہ

تربیتی تقاریر

تینوں جماعتوں میں بعض سرکردہ افراد کو تربیتی موضوع پر اظہار خیال کا موقعہ دیا گیا۔ دوستوں نے ایمان افروز واقعات بیان کیے اور اس علاقہ میں احمدیت کی ابتدائی تاریخ اور اس سلسلہ میں آنے والی مشکلات اور مصائب کا ذکر کیا۔ خدام و اطفال کے علاوہ ناصرات اور لجنات کو تلقین کی کہ وہ جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کریں۔ اور مبلغین کرام جو آپکی خدمت پر مامور ہیں۔ ان کی باتوں کو یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔

اسی طرح بعض دوستوں نے خلافت کی برکات۔ ہماری ذمہ داریاں اور ہمارے پیارے امام کے موضوعات پر دلنشین تقاریر کیں اور احباب جماعت کے اندر نئی روح پھونکنے کی کوشش کی

خلافت کے نتیجہ میں ملنے والی برکات کا ذکر کیا۔ اور اپنے حالات بیان کر کے خدام و اطفال ناصرات اور لجنات کو خلافت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ تربیتی تقاریر کا یہ سلسلہ بڑے اچھے انداز سے اپنے اختتام کو پہنچا الحمد للہ

دعائیہ خطوط

حضرت اقدس کے ساتھ احباب جماعت اور خدام و اطفال کا ذاتی تعلق قائم کرنے اور خلافت کی برکات حاصل کرنے کیلئے خدام و اطفال سے دعائیہ خطوط لکھوائے گئے۔ لڑکے ان خطوط کے جوابات کو قیمتی متاع سمجھتے ہوئے سنبھال کر رکھتے ہیں۔ جب کبھی ان کے پاس جانے کا موقع ملتا ہے تو وہ بڑی خوشی سے خط دکھاتے ہیں کہ حضرت اقدس کا جواب آیا ہے۔

طبی امداد

خاکسار نے طبی امداد بھی کا انتظام کیا تھا تاکہ بروقت لڑکوں کو ادویہ مہیا کی جا سکیں کلاس کے دوران پانچ لڑکے بیمار ہوئے جن کو ادویہ دی گئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہو گئے اور کام شروع کر دیا عام طور پر لڑکوں کی صحت اچھی رہی۔ الحمد للہ

نتائج و درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل کلاس کامیاب رہی الحمد للہ ثم الحمد للہ

؎ کس طرح تیرا کروں میں ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اس کلاس سے ڈیڑھ صد سے زائد افراد نے فائدہ اٹھایا نفروانگہ میں تعداد ساٹھ تک پہنچی ولودا میں تعداد چالیس سے اوپر نکل گئی۔ جبکہ لمباسہ میں تعداد پچاس کے قریب رہی۔

وہ خدام و اطفال جنہوں نے پندرہ روزہ کلاس میں پورے طور پر حصہ لیا پچیس سے زائد رہی۔

اس کلاس کے نتیجہ میں دو لڑکوں اور ایک لڑکی نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا اور بارہ خدام و اطفال کو قاعدہ یسرنا القرآن ختم کروانے کے بعد قرآن کریم شروع کروایا گیا

الحمد للہ

قرآن کریم کے پہلے دور کی تکمیل پر سادہ رنگ میں تقریب منعقد کی گئی۔ قرآن کریم کی اہمیت اور ضرورت پر خاکسار نے تربیتی رنگ میں تقریر کی اور ایک دوست نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بعض دعائیہ اشعار سنائے

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان خدام و اطفال کے دلوں کو اپنے نور سے منور کرے اپنے قرب کی راہوں کو ان پر آسان کر دے احباب جماعت کو تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے آمین

جن دوستوں نے کلاس کے سلسلہ میں خاص تعاون کیا مثلاً تینوں جماعتوں کے صدر صاحبان نور شاہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نفروانگہ مکرم محمد شمیم صاحب قائد مجلس ولودا۔ مکرمی محمد یٰسین صاحب صدر قائد مجلس لمباسہ خاص دعا کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ سب کو حسن سے نوازے اور برکتوں سے ان کے گھروں کو بھر دے

۔ آمین اللھم آمین۔

اَطْعِمُوا الْجَائِعَ کی تحریک اور ہمارا فرض

(مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

بھوکوں کو کھانا کھلانا بہت بڑی نیکی ہے۔ غذا انسان کی بنیادی ضرورت ہے اور ایک اچھے معاشرہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہر فرد کی اس بنیادی ضرورت کو پورا کرے اس لیے اسلام نے اس امر پر بہت زور دیا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی یہ صفت بیان فرماتا ہے کہ وہ ضرورت مندوں کو کھانا کھلاتے ہیں چنانچہ فرمایا:۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا۔ (الدھر ۹،۱۰)

کہ ہمارے نیک بندے ہماری محبت اور خوشنودی کی خاطر مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں اور ساتھ ہی کہتے ہیں کہ اے لوگو ہم تم کو صرف اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے کوئی جزاء طلب کرتے ہیں اور نہ تمہارے شکریہ کے خواہاں ہیں۔

بھوکوں کو کھانا کھلانے اور غرباء کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو میں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں بہت بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا دیا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی وہ کہیں گے کہ یا اللہ تو تو ان باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب وہ فرمائے گا کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے تھے تم نے ان کی خبر گیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا .....

..... غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۲)

پس اسلام میں اس بات کی بہت تاکید فرمائی گئی ہے کہ محتاجوں اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ اسی لیے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ نے جماعت میں (باقی صفحہ ۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کی مختصر روداد

۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء — تیسرے روز کا پہلا اجلاس

(۲)

سیرت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

مکرم احنیف بن کیلسن آف گھانا کی تقریر کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل نے "سیرت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے دس صحابہؓ کا نام لے کر فرمایا کہ یہ لوگ جنت میں ہوں گے۔ ان صحابہؓ کو حدیث کی اصطلاح میں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔ یعنی وہ دس افراد جن کو اس دنیا میں جنت کی بشارت ملی اور آج کی تقریر میں مجھے ان عشرہ مبشرہ میں سے دو اصحاب کرامؓ کا ذکر کرنا ہے۔ یہ دو اصحاب حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما ہیں۔ ان دونوں اصحاب کا سلسلہ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل جاتا ہے۔ حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کا دسویں پشت میں اور حضرت زبیرؓ بن عوام کا پانچویں پشت میں۔ دونوں بہت ابتدائی ایمان لانے والوں میں سے ہیں اور پھر دونوں حضرت ابوبکرؓ کی تبلیغ کے نتیجہ میں ایمان لائے۔ دونوں نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ کی طرف۔

حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کا ذکر کرتے ہوئے مکرم مولوی صاحب نے فرمایا آپ کے باپ کا نام عبد اللہ اور ماں کا نام رعیمہ تھا۔ ماں اور باپ دونوں کی طرف سے قریشی تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کے گہرے دوستوں میں سے تھے۔ تمام معرکوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ جنگ بدر میں اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ باپ کفار کی طرف سے جنگ میں شامل ہوا تھا۔ جنگ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک سے خود کے حلقوں کو اپنے دانتوں سے کھینچا۔ جس کی وجہ سے آپ کے دو دانت اکھڑ گئے۔ جنگ احزاب میں بھی شریک ہوئے ۹ھ میں قبیلہ ثعلبہ اور انمار نے غارت گری شروع کی تو ان کی سرکوبی کے لئے آپ ہی کی قیادت میں چالیس آدمیوں کو بھیجا گیا۔ ۸ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحلی علاقہ کی طرف قبیلہ جہینہ کی طرف ایک مہم آپ ہی کی قیادت میں روانہ کی۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ پیدل دستہ کے کمانڈر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر خلیفہ اول کی کا قیام عمل میں آیا تو حضرت ابو عبیدہؓ کے ذمہ بیت المال کا نظام ہوا۔ گویا اسلام کے پہلے وزیر مال آپ تھے۔ جب بغاوت کے بادل چھٹ گئے تو آپ کے سپرد افواج کی قیادت ہوئی۔ ۱۳ھ میں جب رومیوں کی طرف سے لشکر کشی کی گئی تو آپ اس دستہ کے کمانڈر تھے جو حمص کی طرف سے آگے بڑھا اور حضرت ابوبکرؓ کا حکم تھا کہ جب سارے دستے یکجا ہو جائیں تو ابو عبیدہؓ سپہ سالار ہوں گے۔ جنگ یرموک کے بعد حضرت عمرؓ نے شام کی سیادت اور فوجوں کی قیادت آپ کے سپرد کی۔

اردن کی زمین میں وادی بیسان میں وفات پائی اور آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو وہیں دفن کیا گیا۔ حضرت ابو عبیدہؓ بہت سادہ اور زاہد تھے۔ جب حضرت عمرؓ بیت المقدس کو روانہ ہوئے اور آپ ارادۃً حضرت ابو عبیدہؓ کی قیام گاہ پر گئے۔ تو آپ کے گھر میں ایک تلوار ایک ڈھال ایک اونٹ کا کجاوا ایک بوریا پلیٹ اور مشکیزہ تھا۔ ایک موقع پر آپ کو چار ہزار درہم اور چار سو دینار بھیجے گئے لیکن آپ نے ساری رقم لوگوں میں تقسیم کر دی اور آپ کو دنیا اپنی طرف مائل نہ کر سکی۔ شام کی زرخیزی اور حسن اپنی طرف کھینچ نہ سکا خشیت اللہ اور خوف خدا کا یہ حال تھا کہ ایک دن فرمایا کاش میں مینڈھا ہوتا میرے اہل و عیال مجھے ذبح کر کے میرا گوشت کھا لیتے میرا شوربہ پی لیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے بہت محبت تھی جسم دبلا پتلا تھا۔ داڑھی چھدری اور سینہ ابھرا ہوا تھا متعدد بیویوں میں سے صرف دو بیویوں سے دو بیٹے ہوئے جو لاولد فوت ہو گئے آپ نے ۵۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔

دوسرے صحابی جن کا ذکر مکرم مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں کیا۔ حضرت زبیرؓ بن عوام تھے۔ حضرت زبیرؓ کی والدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہؓ تھیں۔ حضرت خدیجہؓ آپ کی پھوپھی تھیں۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زبیرؓ کے پھوپھا تھے۔ پھر ایک اور رنگ میں بھی آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت حاصل تھی۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اور حضرت عائشہؓ کی بہن حضرت اسماءؓ آپ کی بیوی تھیں۔ گویا اس طرح آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف تھے۔ پندرہ سولہ سال کی عمر میں حضرت ابوبکرؓ کی تبلیغ کے نتیجہ میں ایمان لائے۔ ایمان لانے والوں میں آپ کا پانچواں یا چھٹا نمبر تھا۔ ایمان کے بعد آپ کے چچا آپ کو چٹائی میں لپیٹ کر دھونی دیتے۔ مگر آپ ثابت قدم رہے۔ آپ پہلے مسلمان تھے جنہوں نے خدا کی راہ میں تلوار نیام سے نکالی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنا حواری قرار دیا۔ آپ کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "فداک ابی وامی" یعنی "میرے باپ تجھ پر قربان" فرمایا آپ کو جنت میں اپنی معیت کی بشارت دی۔

آپ کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ ہجرت کے بعد سب سے پہلے آپ کے ہاں بیٹا تولد ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اسے گھٹی دی۔ اس کے لئے دعا کی اور نام عبد اللہ تجویز فرمایا۔

آپ انتہائی شجاع تھے تمام غزوات النبیؐ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے جنگ بدر میں زرد عمامہ پہن کر داد شجاعت دی۔ اس جنگ میں دو گھڑ سواروں میں سے ایک تھے۔ عبیدہ بن سعید بن عاص نے جو سر سے لے کر پاؤں تک لوہے میں ڈوبا ہوا تھا۔ لشکر کفار سے باہر نکل کر مقابلہ کے لئے کسی مسلمان لیڈر کو پکارا تو آپ اس کے مقابلہ کے لئے باہر نکلے۔ آپ نے اس کی آنکھ میں نیزہ مارا جو اس کے سر کے پار ہو گیا۔ جنگ احد میں آپ ان جاں نثاروں میں سے تھے جو صحابہؓ کے پاؤں اکھڑ جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ جنگ خندق میں جب کافر سردار نوفل خندق پار کرنے کی کوشش میں خندق میں گر پڑا تو آپ نے خندق میں کود کر اس کا کام تمام کیا۔ غزوہ خیبر میں مشہور یہودی سردار مرحب بن حمیر کا بھائی آپ کے ہاتھوں ڈھیر ہوا فتح مکہ میں آپ اس دستہ میں شامل تھے جس کے سالار خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور علم اسلام آپ نے اٹھایا ہوا تھا۔ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہزار بہادروں کے برابر قرار دیا۔ خلافت ثانیہ میں خسطاط کا محاصرہ ہوا تو آپ نے فصیل سے اتر کر قلعہ کا دروازہ کھولا۔ اسکندریہ (مصر) کے محاصرہ نے طول کھینچا تو آپ سیڑھی لگا کر فصیل پر چڑھ گئے۔ جنگ یرموک میں آپ اور معاذ لاکھ کفار کی صفوں پر بجلی بن کر گرے۔

مکرم مولوی صاحب نے فرمایا۔ حضرت زبیرؓ بہت سی صفات حسنہ سے متصف تھے۔ امانت و دیانت آپ کا اہم خلق تھا۔ کئی اکابر صحابہؓ نے اپنی وفات کے وقت آپ کو اپنے اہل و عیال اور مال و متاع کا محافظ بنایا۔ آپ کا پیشہ تجارت تھا۔ بہت متمول تھے۔ آپ کے ایک ہزار غلام تھے۔ جو کچھ وہ کما کر لاتے آپ صدقہ کر دیتے آپ کی طرز معاشرت بہت سادہ تھی۔ غذا بھی پر تکلف نہیں تھی معمولی لباس زیب تن فرماتے۔

حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو انتخاب خلافت کیلئے جو بورڈ آپ نے تشکیل فرمایا اس کے ایک ممبر آپ تھے۔ جنگ جمل کے موقع پر حضرت علیؓ کے مقابل لشکر سے الگ ہو کر آپ مدینہ تشریف لے جا رہے تھے کہ وادی سباع میں ابن جرموز نے آپ کو اسی وقت شہید کر دیا جب آپ خدا کے حضور سجدہ ریز تھے۔ آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو وادیٔ صباع میں ہی دفن کیا گیا۔
مکرم مولوی صاحب نے تقریر کے آخر میں فرمایا نہ جانے یہ دنیا کب سے ہے۔ اور کب اس کی صف لپیٹ دی جائے گی۔ لیکن مجھے یہ کہنے میں ہرگز باک نہیں کہ میں نے کہ ایسے بہیرو نہیں ملے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئے۔ یہ لوگ بڑے ہی تربیت یافتہ تھے۔ ایسے فدائی جاں نثار۔ شجاع۔ راہ حق میں جان نچھاور کرنے والے ہرگز کہیں نہیں ملیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگر انہیں ایک بار بلاتے تو وہ تین بار کہتے میرے آقا۔ میں حاضر ہوں میری خوش قسمتی ہے کہ آپ نے مجھے یاد فرمایا آپ کے ہاتھ میں تو بھلائی ہی بھلائی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیروؤں نے تو آپ سے کہہ دیا تھا جاؤ تم اور تمہارا رب لڑتے پھرو ہم تو یہیں بیٹھیں گے۔ لیکن ان برگزیدہ افراد نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہمیں اپنے پاؤں کے نیچے روندتا ہوا نہ آئے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

(باقی)

مختصر رپورٹ قیام گاہ مستورات

اللہ تبارک و تعالیٰ کے خاص فضل و احسان سے اس سال بھی جلسہ سالانہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ فدایان اسلام جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے جوق در جوق تشریف لائے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا الہام
"یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَّیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ"
پوری شان کے ساتھ پورا ہوا۔

۲۶ دسمبر کو پندرہویں صدی ہجری کا پہلا جلسہ شروع ہوا اور ۲۸ دسمبر کو اسلام اور احمدیت کی سربلندی کے لئے پُرسوز دعائیں کرتے ہوئے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

کارکنات نے خندہ جبینی اور بڑی وسیع القلبی سے سلسلہ کے مہمانوں کا استقبال کیا۔ اور حتی المقدور ان کے آرام کا خیال رکھا۔

سلسلہ کے مہمانوں کے ٹھہرانے کا انتظام تین قیام گاہوں میں کیا گیا۔

قیام گاہ نمبر ۱:۔

لجنہ ہال، ملحقہ برآمدے۔ ۱۰ شامیانے اور ۱۰ چھولداریوں پر مشتمل تھی۔

قیام گاہ نمبر ۲:۔ مہمان خانہ مستورات اور ۳۳ چھولداریاں۔

قیام گاہ نمبر ۳:۔ گیسٹ ہاؤس برائے خواتین بیرون پاکستان۔

منتظمات:۔

قیام گاہ نمبر ۱ کی منتظمہ مکرمہ امۃ النور پیر صاحبہ تھیں اور مکرمہ امۃ الوکیل صاحبہ ان کی نائبہ تھیں۔ اس قیام گاہ میں ۲۹۴۳ مہمان ٹھہرے۔

قیام گاہ نمبر ۲ کی منتظمہ مکرمہ مسز نعیمہ حمید صاحبہ تھیں اور ان کی نائبہ مکرمہ مسز شمیم فضل صاحبہ تھیں۔ اس قیام گاہ میں مقیم مہمانوں کی تعداد ۲۶۸۷ رہی۔

قیام گاہ نمبر ۳ گیسٹ ہاؤس برائے خواتین بیرون پاکستان کی منتظمہ مکرمہ امۃ الحکیم عائشہ صاحبہ تھیں۔ ان کی نائبہ مکرمہ امۃ الحی فضیلت صاحبہ تھیں۔ اس قیام گاہ میں ۴۵ غیر ملکی خواتین نے قیام کیا۔

تینوں قیام گاہوں کی منتظمات نے نہایت ذمہ داری شوق اور جذبۂ خدمت سے سرشار ہو کر مہمانوں کی خدمت کی اور ان کی ہر ضرورت اور آرام کا حتی الوسع خیال رکھا۔ فَجَزَاھُنَّ اللّٰہُ۔

مہمانوں کی تعداد:۔

اس سال مہمانوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۵۶۷۵ تھی جب کہ گذشتہ سال زیادہ سے زیادہ تعداد ۴۶۶۵ تھی۔ اس طرح اس سال ۱۰۱۰ کا اضافہ ہوا۔ الحمد للہ۔

حاضری کارکنات:۔

۲۲ دسمبر ۳ بجے سہ پہر دفتر لجنہ میں منتظمات اور کارکنات کی حاضری لی گئی۔ پھر ۲۳ دسمبر صبح ۹ بجے تمام کارکنات کی حاضری لی گئی۔ کارکنات بیجز لگا کر ڈیوٹی پر حاضر ہوگئیں۔ محترمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نگران اعلیٰ نے تینوں قیام گاہوں کا دورہ کیا اور منتظمات کو ضروری ہدایات فرمائیں اسی طرح ۲۷ دسمبر کو شام کو محترمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے تینوں قیام گاہوں کا دوسرا دورہ کیا۔ اور انتظامات کا جائزہ لیا۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔ دوران قیام کارکنات کی حاضری ۷۰٪ اور ۹۵٪ کے درمیان رہی

دفتر ناظمہ:۔

قیام گاہوں کے جملہ انتظامات دفتر ناظمہ کے تحت ہوتے رہے۔ شروع دسمبر سے یہ دفتر کھلا اور دفتر سے متعلقہ امور انجام دیئے جاتے رہے۔ مکرمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ دختر مکرم ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب نے ناظمہ قیام گاہ مستورات کے فرائض سرانجام دیئے۔

مکرمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ دختر مکرم حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب نے نائبہ ناظمہ قیام گاہ مستورات کے طور پر کام کیا۔ آپ دونوں نے بڑی محنت سے سب انتظامات کئے۔ مکرمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ نے کارکنات کی ہر ممکن رہنمائی فرمائی۔ اسی طرح مکرمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بھی پوری مستعدی سے مصروف عمل رہیں اور روزانہ تینوں قیام گاہوں میں انتظامات کا جائزہ فرماتی رہیں۔ آپ کا نمونہ سب کے لئے قابل تقلید ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور آئندہ بھی خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

محترمہ امۃ الشکور پیر صاحبہ بھی روزانہ دفتر میں آکر کام کرتی رہیں۔ اور کارکنات کی ہر طرح سے مدد کرتی رہیں۔ انچارج دفتر مکرمہ صفۃ الرحمٰن صاحبہ سائکل تھیں۔ جو دفتر میں ہی سوتی رہیں۔ قیام گاہوں میں کام کو مندرجہ ذیل شعبوں میں تقسیم کیا گیا۔ شعبۂ استقبال۔ شعبۂ اجرائے پرچی۔ شعبہ تقسیم کھانا۔ شعبہ آب رسانی۔ شعبہ صفائی۔ شعبہ خدمت خلق۔ شعبہ سٹور و روشنی اور شعبہ طبی امداد۔

شعبۂ استقبال:۔

اس شعبہ کی کارکنات نے بڑی خوش اخلاقی سے مہمانوں کا استقبال کیا۔ مہمانوں کو مع سامان ان کی مقررہ جگہوں پر پہنچایا۔ دوران قیام مہمانوں کی ملاقاتیں کروائیں۔ اور پھر جلسہ کے اختتام پر ان کے سامان کی چٹیں بنا کر ان کو الوداع کہا۔

شعبۂ تقسیم کھانا:۔

اس شعبہ کے تحت کام اچھا رہا عمدہ کھانا وقت پر پہنچتا رہا۔ کھانا لانے والے تعاون کرتے رہے۔

شعبہ صفائی:۔

قیام گاہ نمبر ۱ میں اس سال جمعدار کم ملنے کے باعث صفائی کا انتظام درست نہ تھا۔ اتنی بڑی قیام گاہ میں صرف ۶ جمعدار ناکافی تھے۔ بہت کوشش کے باوجود صفائی رکھی نہ جاسکی۔ قیام گاہ نمبر ۲ میں اس شعبہ کا کام اچھا رہا۔

شعبہ آب رسانی:۔

ہر دو قیام گاہوں میں تمام عملے کی کوششوں سے اس شعبہ کا کام اطمینان بخش رہا۔

شعبہ سٹور و روشنی:۔

۲۳ دسمبر کو سٹور کھولا گیا۔ نصف سامان قیام گاہ نمبر ۱ میں منتقل کیا گیا۔ ۲۹ دسمبر کو قیام گاہ نمبر ۱ سے سامان دوبارہ سٹور میں جمع کر دیا گیا۔

شعبہ طبی امداد:۔

اس شعبہ کے تحت مکرمہ ڈاکٹر زبیدہ طاہر صاحبہ اپنی معاونات کے ساتھ

۲۴ دسمبر شام سات بجے حاضر ہوئیں اور ۲۹ دسمبر تک کام کرتی رہیں۔ آپ نے تینوں قیام گاہوں میں کل ۳۶۲ مریض چیک کئے۔ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ ناہید صاحبہ اور مکرمہ ڈاکٹر امۃ الحفیظ خیر البشر صاحبہ ۲۷ دسمبر کو حاضر ہوئیں۔ ہر دو ڈاکٹر صاحبان نے دونوں قیام گاہوں میں ۲۷۰ مریض دیکھے۔ ایک نرس محترمہ مبارکہ اصغری صاحبہ بھی ڈاکٹر صاحبہ کی مدد کرتی رہیں۔

شعبہ خدمت خلق :-

اس شعبہ کی منتظمات اور نائبات مہمانوں کے سامان کی حفاظت کے لئے باری باری ڈیوٹی دیتی رہیں۔ اور بوقت ضرورت دوسرے شعبوں کی کارکنات کے ساتھ تعاون کرتی رہیں۔

مردانہ نظامت میں ہم مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر اور ان کے عملہ کے بہت مشکور ہیں۔ ان کے بھرپور تعاون سے ہمیں انتظامات میں بڑی سہولت رہی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اور سب کارکنات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور خدمتِ خلق کی مزید توفیق دے۔ آمین

(خاکسارہ امۃ الرفیق ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بھائی شیخ مظفر احمد ۵۶ نسبت روڈ لاہور کو ۶ جنوری ۱۹۸۱ء کو تیسرا فرزند عطا کیا ہے۔ نومولود شیخ ضیاء الحق صاحب چیف انجینئر کا پوتا اور چودھری محبت علی صاحب (مرحوم) کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور بابرکت عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

(ثریا ضیاء رفیق ۵۶۔ نسبت روڈ لاہور)

اعلان نکاح

(۱) میرے بیٹے عزیزم عبد الغفار آف لندن کا نکاح عزیزی غزالہ یاسمین بنت محترم مکرم کیپٹن ملک رشید احمد صاحب سے مکرم محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ کراچی نے احمدیہ ہال میں مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا (رخصتی بعد میں ہوئی)۔

(۲) میرے دوسرے بیٹے عزیزم عبد القدیر آف لندن کا نکاح عزیزی فوزیہ ناہید بنت شریف احمد صاحب انجینئر (مرحوم) سے مکرم محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ کراچی نے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا اور بفضلِ اللہ تعالیٰ ۳۰ دسمبر کو رخصتی بخیر و عافیت انجام پائی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ دونوں رشتوں کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت فرمائے۔ آمین۔

(عبد الغنی آف لندن حال مقیم کراچی)

(۳) میرے بڑے بھائی مکرم مقصود احمد صاحب (پاکستان آرمی) ابن مکرم غلام رسول صاحب محلہ دارالصدر شرقی ربوہ کا نکاح عزیزہ امۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم رشید احمد صاحب منہاس محلہ دارالیمن غربی ربوہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی احمد علی صاحب نے بتاریخ ۲۸/۱۲/۸۰ بعد نماز مغرب مسجد بلال گولبازار ربوہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

داؤد احمد طاہر دارالصدر شرقی ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۴۰)

مکرم نصیر احمد صاحب باجوہ سیکرٹری مال	چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۱۰ — ۰۰
لجنہ اماء اللہ	" " "	۵۵ — ۰۰
مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب	رائے پور "	۱۷ — ۰۰
مکرمہ والدہ عبد المالک صاحب	ڈھیچی "	۱۰۰ — ۰۰
سیکرٹری مال صاحب	چندر کے منگولے "	۲۱ — ۰۰
"	مالو کے بھگت "	۵۰ — ۰۰
مکرم محمد شریف صاحب	" "	۱۰۰ — ۰۰
" احمد علی صاحب	کلیانوالہ "	۵۵۰ — ۰۰
" محمد حلیم صاحب	گھنو کے جبہ "	۴۸ — ۰۰
محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ	سمبڑیال "	۱۰۰ — ۰۰
مکرم حکیم محمد عبد اللہ صاحب باجوہ	ظفروال "	۱۵ — ۰۰
مکرمہ مسرت تنویر صاحبہ	شیخوپورہ	۵۰ — ۰۰
" فیروزہ فائزہ صاحبہ لیکچرار	"	۵۰ — ۰۰
جماعت احمدیہ	(منجانب حضرت اقدس) "	۳۰۰ — ۰۰
مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب	"	۲۰ — ۰۰
" عبد الخالق صاحب سیکرٹری مال	"	۳۲۰ — ۴۱
" حنیف الرحمٰن صاحب	سانگلہ ہل "	۱۰۲ — ۳۳
" چوہدری فقیر اللہ صاحب	" "	۹۰ — ۰۰
" اللہ دتہ صاحب مستری	گھوچلی جھنڈ پیر "	۳۰ — ۰۰
" بشیر احمد صاحب	" "	۴۰ — ۰۰
" مستری ضیاء الدین صاحب	" "	۱۵ — ۰۰
" اللہ دتہ صاحب	کرتو "	۱۰ — ۰۰
محترمہ انور بی بی صاحبہ	" "	۲۷۲ — ۷۲
مکرم محمد حسین صاحب	مندوی مرید کے	۴۰۰ — ۰۰

(باقی)

(بقیہ صفحہ ۴)

مستقل طور پر یہ تحریک جاری فرمائی ہے کہ بھوکوں کو کھانا کھلایا جائے اور جماعت اس بات کی نگرانی کرے کہ ان کا کوئی فرد رات کو بھوکا نہ سوئے چنانچہ حضور نہایت زور دار الفاظ میں اس امر کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"آج میں ہر ایک کو جو کسی جماعت کا عہدیدار ہے۔ متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے اس بات کا کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ آپ کو خدا کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ اگر کسی وجہ سے آپ کا محلہ یا جماعت اس محتاج کی مدد کرنے کے قابل نہ ہو تو آپ کا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے گا کہ میں ایسے ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کر دوں انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ ایک بڑی اہم ذمہ داری ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اس کو ہر وقت یاد رکھیں۔

(الفضل ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء)

تمام احباب جماعت سے میری یہ درخواست کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ ان سردی کے ایام میں جبکہ عموماً غلہ کی کمی ہو جاتی ہے اس طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے سالِ نو کا آغاز

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲ صلح / جنوری کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے ۲۴ ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وقف جدید کو پیسوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور دوست اس طرف توجہ بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے آمین۔" (الفضل ۶ جنوری ۱۹۸۱ء)

مخلصین جماعت سے توقع ہے کہ وہ سال رواں کے چندہ وقف جدید کے وعدے بڑھا چڑھا کر پیش کریں گے۔ متعلقہ عہدیداران کوشش فرمائیں کہ جماعت کا کوئی فرد بھی وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

فوری ضرورت

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال کے لئے مندرجہ ذیل آسامیاں پر کارکنوں کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں چیف میڈیکل آفیسر کو بھجوا دیں

۱۔ سٹاف نرس ۳ آسامیاں

۲۔ بیلدار جو پھولوں کا کام جانتا ہو دو آسامیاں

۳۔ جمعدار۔ ایک آسامی

تنخواہ حسب قابلیت معقول دی جائے گی۔

دعائے مغفرت

۱۔ ۱۵ جنوری ۱۹۸۱ء کو دس بجے شب محترم حاجی قمر الدین صاحب آف قمر آباد ضلع نواب شاہ (سندھ) بعمر قریباً ۸۵ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اکتوبر ۱۹۴۷ء میں احمدیت سے مشرف ہوئے تھے۔ اپنے خاندان بلکہ اپنے علاقہ میں پہلے احمدی تھے۔ پھر آپ کی تبلیغ سے وہاں ایک مخلص جماعت پیدا ہو گئی۔ جس کے تا وفات آپ صدر رہے۔ بہت کم گو خوش اخلاق۔ مہمان نواز۔ عبادت گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ گزشتہ موسم گرما میں شدید بیمار ہو گئے۔ لمبا عرصہ صاحب فراش رہے۔ اور بظاہر بچنے کی امید نہ تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور آپ شفایاب ہو گئے۔ ۱۵ جنوری کو دو اٹیک آئے جس کے بعد دل کی حرکت بند ہو گئی۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

۱۶ جنوری کو بعد نماز عصر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کرائی۔

حاجی صاحب مرحوم نے تین شادیاں کی تھیں۔ ایک بیوی فوت ہو چکی ہے۔ دو خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔ دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو آمین

عبد القدیر فیاض مربی سلسلہ حال ربوہ ۲۲

احمدی والدین ایک وعدہ کریں

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا ارشاد

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی والدین کو ان کے امسال امتحان دینے والے بچوں کے متعلق ایک وعدہ اور عہد کرنے کا پابند کیا ہے۔ اس عہد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

"احمدی والدین یہ وعدہ کریں کہ وہ نگرانی کریں گے کہ امسال ان کے امتحان دینے والے تمام بچے اور بچیاں نتیجہ نکلنے پر حضور کی خدمت میں خط لکھیں گے۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

رقوم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کیجئے

تمام جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے لئے اعلان ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تمام رقوم ساتھ ساتھ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کیجئے۔ اور چندہ کی تفصیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو بھجوائیے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

۴۴ (۲) خاکسار کی والدہ محترمہ بروز بدھ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۰ء دو دن بیمار رہنے کے بعد صبح ۷ بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئی تھیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد رفیق تبسم گوجرہ ضلع فیصل آباد

درخواست دعا

کچھ عرصہ سے خاکسار کے بائیں کولہے میں درد کی شکایت ہے اور اس کے دورے پڑتے ہیں۔ میسرز کریم میڈیکل ہال امین پور بازار فیصل آباد والوں کا خاکسار بے حد ممنون ہے۔ جنہوں نے خاکسار کے لئے قیمتی دوائیں اپنی طرف سے مہیا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں ترقی دے۔ اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ احباب اپنی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منیر الفضل)

سیکنڈ ہینڈ ٹیلیویژن

کی

خرید و فروخت

پرانا ٹی وی فروخت کریں اور نیا ٹی وی حاصل کریں۔ نیز ٹی وی کی مرمت کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے۔

الیکٹرونک کنسرن ۴۷ ہال روڈ لاہور

فون نمبر 56685

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایک نادر موقعہ

ربوہ میں فضل عمر فرنیچر کارپوریشن نے کام شروع کر دیا ہے۔ فرنیچر ہر قسم کا CARVING تیار ہے جو کہ چنیوٹ کی قیمتوں سے بہت ہی بارعایت اور بہتر مل سکتا ہے علاوہ ازیں ہر قسم کے آرڈر بک کئے جاتے ہیں

رابطہ

فون نمبر ۵۰۵

پر ملیں